اُن کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو
جب یاد آ گئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں

چالیس احادیث کی روشنی میں

برکاتِ رمضان

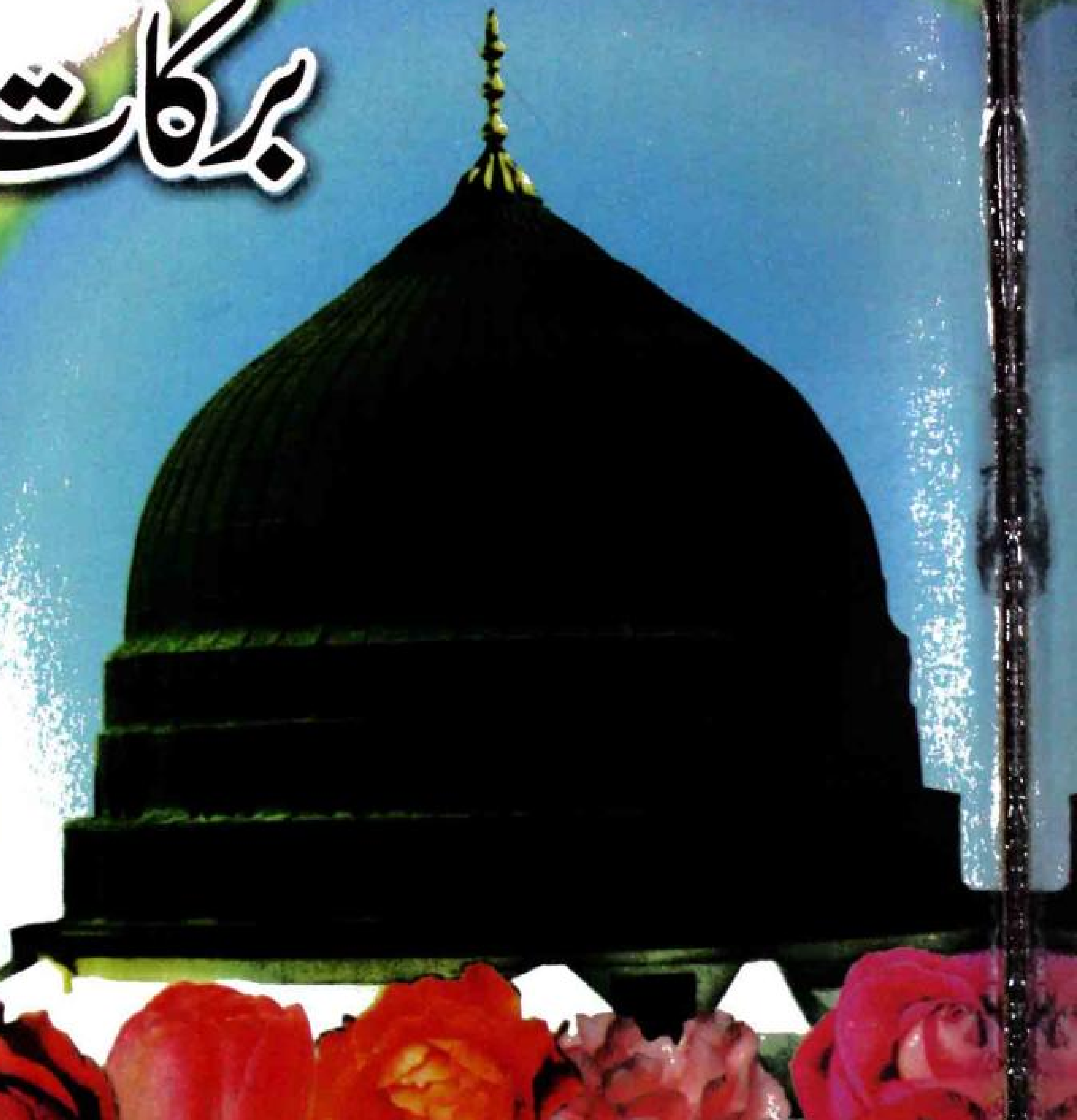

مصنف:
علامہ عبدالحمید نقشبندی

احباب مصطفائی، کینال ویو، لاہور

خوشخبری

علماء اہلسنت کی کتب PDF میں
حاصل کرنے کیلئے
تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن
کریں

https://t.me/tehqiqat

گوگل سے ڈاؤن لوڈ کرنے لئے

https://
archive.org/details/
@zohaibhasanattari

طالب دعا زوہیب حسن عطاری

بحضور سرورِ کونین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

وَاَحْسَنَ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنِي

اے اللہ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ! میری آنکھ نے آج تجھ سے زیادہ حسین نہ دیکھا ہے، (نہ دیکھے گی)

وَاَجْمَلَ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ

اور کسی عورت نے تجھ سی زیادہ جمیل بچہ پیدا نہیں کیا

خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ

تجھے ہر عیب سے پاک اور مُبرّا پیدا کیا گیا ہے

كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

گویا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو خود آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی منشاء کے مطابق پیدا کیا گیا ہے

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا بَرًّا رَءُوْفَا

اے رسولِ خدا کے دشمن! تُو نے بُرائی کی ہے، کس کی؟ محمد کی، جو سَر تا پا کرم اور نوازش ہیں

رَسُوْلَ اللّٰهِ شِيْمَتُهُ الْوَفَاءُ

جس نے ہر ایک پر مہربانی کی ہے، جو اللہ کا رسول ہے، اور جس کی عادتِ پاک ہی وفا کرنے کی ہے

رَجَوْتُكَ يَابْنَ اٰمِنَةَ لِاَنِّي،

اے آمنہ کے لال صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم، میں نے تیری تمنا کی ہے،

مُحِبٌّ وَالْمُحِبُّ لَهُ الرَّجَاءُ

میں محبّ کرنے والا ہوں اور ہر محبت کرنے والے کی ایک تمنا ہوتی ہے۔

— شاعرِ دربارِ رسالت حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

marfat.com

ان کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو
جب یاد آگئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں

چالیس احادیث کی روشنی میں

برکاتِ رمضان

مصنف

علامہ عبدالحمید نقشبندی

ناشر

احبابِ مصطفائی

جامع مسجد نور مصطفوی کینال ویو بلاک A لاہور

0300-8878948 - 0300-8440571

marfat.com

قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کردے
دہر میں اسمِ محمد سے اُجالا کردے

نام کتاب	....	برکات رمضان
مصنف	....	علامہ عبدالحمید نقشبندی
اشاعت	....	ستمبر 2008ء
کمپوزنگ	....	ورڈز میکر
صفحات	....	48
تعداد	....	2000
مطبع	....	اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ناشر

احبابِ مصطفائی

جامع مسجد نور مصطفوی کینال ویو بلاک A لاہور

0300-8878948 - 0300-8440571

marfat.com

19- لیلۃ القدر کی فضیلت ________ 25
20- لیلۃ القدر کی تلاش ________ 26
21- قرآن اور روزہ کی شفاعت ________ 26
22- افطار کرانے والے کا ثواب ________ 27
23- افطار کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ________ 28
24- اخلاص کی اہمیت ________ 29
25- سفر میں روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونوں جائز ہیں ________ 29
26- مشقت والے سفر میں روزہ رکھنا تقویٰ نہیں ہے ________ 30
27- شوال کے چھ روزوں کی اہمیت ________ 31
28- پیر اور جمعرات کا روزہ ________ 32
29- یوم عاشور کا روزہ آپ نے کیوں رکھا؟ ________ 33
30- لیلۃ القدر کی دعا ________ 34
31- اعتکاف کی اہمیت ________ 35
32- اللہ تعالیٰ کا انعام ________ 36
33- صدقہ وخیرات کی فضیلت ________ 37
34- صدقہ کا دنیاوی فائدہ ________ 38
35- صدقہ کی کثرت سے روزی بڑھتی ہے ________ 38
36- والدین کی طرف سے صدقہ دینے سے انکو ثواب ملتا ہے ________ 39
37- صوم داؤدی اللہ تعالیٰ کو پسند ہے ________ 40
38- نماز تہجد کی فضیلت ________ 41
39- توبہ اور استغفار کی کثرت ________ 42
40- غصہ پر قابو پانے کی اہمیت ________ 42

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ

اسلام دین فطرت اور دین رحمت ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اس امت پر جتنے بھی احکام نافذ کئے گئے ہیں اور جتنی بھی چیزوں سے منع کیا گیا ہے ہر ایک میں خیر اور بھلائی ہے لیکن بعض اوقات انسان کی عقل اور سمجھ کی رسائی وہاں تک نہیں ہوتی جس سے وہ اس غلط فہمی میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ شاید اللہ تعالیٰ اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم پورا کرنے سے اسے کسی نقصان کا سامنا کرنا پڑے گا۔ حالانکہ جتنی خیر خواہی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اسے میسر ہے وہ اپنا اتنا خیر خواہ کہاں ہو سکتا ہے۔ جتنا پیار اور جتنی محبت والدین اپنے بچوں سے کرتے ہیں اس سے ہزاروں گنا بڑھ کر خالق اپنی مخلوق کا خیر خواہ ہے۔ لیکن اس حقیقت سے بہت کم لوگ آشنا اور واقف ہیں۔ قرآن حکیم کا یہ ارشاد اس حقیقت کو خوب واضح کر دیتا ہے۔

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰۤى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ وَاللّٰهُ

تم پر جہاد فرض کیا گیا ہے اور وہ تم پر دشوار ہے اور ہو سکتا ہے کہ تم پر کوئی چیز شاق گزرے اور وہ تمہارے لئے بہتر ہو اور ہو سکتا ہے کہ کوئی چیز

marfat.com

يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ○ (بقرہ: 216)

تمہارے نزدیک اچھی ہو اور وہ تمہارے حق میں بری ہو اور اللہ ہی کو علم ہے اور تمہیں علم نہیں۔

یہ آیت اس حقیقت پر روشنی ڈال رہی ہے کہ ایک مسلمان اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کے سامنے عقل کے فیصلوں کو اہمیت نہ دے ورنہ سوائے نقصان اور خسارے کے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔ زندگی بے مقصد کاموں میں ضائع نہ کرے بلکہ قدم قدم پر اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو سامنے رکھ کر زندگی کے شب و روز بسر کرے بلکہ اگر واقع وہ دنیا و آخرت میں کامیابی کا آرزومند ہے تو وہ زندگی کے تمام معاملات میں اس شعر کا مصداق بن جائے۔

مجھے ہوش کب تھی رکوع کی
مجھے کیا خبر تھی سجود کی
تیرے نقش پا کی تلاش تھی
کہ میں جھک رہا تھا نماز میں

اسلام کے بنیادی احکام میں سے روزہ بھی ہے بظاہر یہ عمل مشکل دکھائی دیتا ہے لیکن نتیجے کے طور پر انسان کو کیا کیا برکات حاصل ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے کن کن نعمتوں سے ایسے شخص کو نوازا جاتا ہے اس سے کوئی سلیم الفطرت اور سلیم العقل انسان انکار نہیں کرسکتا۔ اللہ تعالیٰ اس پاکیزہ عمل کو اس طرح بیان کرتا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ

اے ایمان والو! تم پر روزہ رکھنا فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے

marfat.com

مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ○ (بقرہ: 183)

لوگوں پر روزہ رکھنا فرض کیا گیا تھا تاکہ تم متقی بن جاؤ۔

اس آیت میں روزہ کے مقصود کو بیان کرتے ہوئے ارشاد ہوا تاکہ تم متقی بن جاؤ۔ تقویٰ ایک ایسی دولت ہے جس خوش نصیب کو عطا ہو جائے وہ گویا دنیا و آخرت کی ہر نعمت سے نوازا گیا کیونکہ متقی اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے او جسے اللہ تعالیٰ پسند کرے دنیا کی ہر چیز اس کی خادم ہو جاتی ہے۔ ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ پھر یہ مقام عطا فرما دیتا ہے کہ جو ان کی زبان سے نکلتا ہے اللہ تعالیٰ ایسا کر دیتا ہے۔ اسی حقیقت کی طرف شاعر مشرق نے اشارہ کیا ہے۔

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

۱- ارکان اسلام

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْاِسْلَامَ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر ہے سب سے پہلے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دینا۔ یعنی اس حقیقت کو دل و جان سے تسلیم کرنا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ

marfat.com

کے رسول اور بندے ہیں، ان کے بعد نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

اس حدیث مبارک میں تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پانچ چیزوں کو ستون قرار دیا ہے جس طرح کوئی عمارت پانچ ستوں پر قائم ہو۔ اس کا اگر ایک ستون گر جائے تو اس عمارت میں نقص پیدا ہو جاتا ہے اس طرح اگر کوئی شخص اسلام کے ان بنیادی چیزوں میں سے کسی ایک یا دو کو بغیر کسی شرعی عذر کے نہیں کرتا تو وہ دین کی عمارت کے ایک ستون کو گرا رہا ہے جو کسی طرح بھی اس کے فائدے کی چیز نہیں۔

2-جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَآءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّیَاطِیْنُ

(مسلم رقم الحدیث: 2391)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے۔

اس حدیث مبارک میں آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک کہ جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں یعنی اس ماہ مقدس میں لوگ کثرت سے نیکیاں کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کیلئے صدقہ و خیرات

marfat.com

کرتے ہیں جو جنت میں داخل ہونے کا ذریعہ ہیں۔ اور اسی طرح فرمایا: جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں یعنی اس ماہ مقدس میں لوگ برائیوں اور اللہ کی نافرمانیوں سے بچتے ہیں جو جہنم سے نجات کا ذریعہ ہے۔ مزید اللہ تعالیٰ کی طرف سے مہربانی یہ ہوتی ہے کہ دلوں میں وسوسے ڈالنے والے شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے۔

3- چاند دیکھ کر روزہ رکھنا اور دیکھ کر عید کرنا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ لَاَ تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَاَ تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَاِنْ اُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوْا لَهٗ

(مسلم رقم الحدیث، 2394)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کا تذکرہ فرمایا، پھر فرمایا: چاند دیکھے بغیر روزہ مت رکھو اور نہ چاند دیکھے بغیر عید کرو اور اگر مطلع ابر آلود ہو تو (روزوں کی) مدت پوری کرو۔

اس حدیث مبارک میں تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ہے کہ: اس رمضان المبارک کا آغاز بھی چاند کے دیکھنے سے کرو اور اس کا اختتام بھی چاند دیکھنے پر کرو۔

چاند دیکھنے کے بعد دعا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم چاند دیکھنے کے بعد یہ دعا مانگتے تھے۔

marfat.com

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالسَّلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللّٰہُ ۔

اللہ اکبر، اے اللہ ہم پر یہ چاند امن اور ایمان اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ گزار اور اس چیز کی توفیق کے ساتھ جو تجھ کو پسند ہو اور جس پر تو راضی ہو میرا رب اور تیرا رب اللہ ہے۔

4-سحری کی فضیلت اور استحباب

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِی السُّحُوْرِ بَرَکَۃً ۔

(مسلم رقم الحدیث، 2445)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ، تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔

اس حدیث مبارک میں نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کے وقت کچھ نہ کچھ کھا لینے کی برکت اور فضیلت کو بیان فرمایا، بعض لوگ طبیعت کی سستی اور کاہلی کی وجہ سے اور بعض ناواقفیت کی وجہ سے اس برکت سے محروم رہ جاتے ہیں۔

بعض اوقات سحری نہ کرنے کی وجہ سے بھوک کی شدت کی وجہ سے بہت ضروری کام رہ جاتے ہیں۔ فرائض کو ادا کرنے کا حق ادا نہیں ہوتا۔ حالانکہ اس ماہ مقدس میں نفل کا ثواب فرض کے برابر ہے اور فرض کا ثواب ستر فرضوں کے برابر ہے۔ لہٰذا روزہ دار سحری ضرور کرے تاکہ فرائض کی ادائیگی میں غفلت نہ ہو اور آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کیے ہوئے اس برکت سے محروم نہ

marfat.com

رہے۔

5- روزہ جلد افطار کیا جائے

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِی اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَّا عَجَّلُوا الْفِطْرَ

(مسلم رقم الحدیث، 2450)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ، تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لوگ جب تک روزہ جلد افطار کرتے رہیں گے خیر پر رہیں گے۔

اس حدیث مبارک کا مفہوم یہ ہے کہ افطار کے وقت غروب آفتاب کا پورے احتیاط کے ساتھ انتظار کیا جائے۔ غروب آفتاب کا یقین ہونے کے بعد مزید تاخیر نہ کی جائے بلکہ فوراً روزہ افطار کیا جائے۔ اس میں اسلام کے رحمت والے پہلو کی طرف اشارہ ہے کہ بلا وجہ نفس کو مشقت میں نہ ڈالا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم غروب آفتاب پر پورا ہو گیا لہٰذا نفس کو مزید مشقت میں ڈالنا کوئی تقویٰ نہیں بلکہ تقویٰ جلد افطار کرنے میں ہے۔

6- افطار کے بغیر مسلسل روزے رکھنا منع ہیں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِی اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْوِصَالِ قَالُوْا اِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ اِنِّىْ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ اِنِّىْ اُطْعَمُ وَاُسْقٰى

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ، تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال (بغیر افطار کئے روزے پر روزہ رکھنا) سے منع فرمایا، صحابہ نے عرض کیا: آپ تو

marfat.com

(مسلم رقم الحدیث، 2459)

وصال کرتے ہیں (یعنی افطار کیے بغیر روزے پر روزہ رکھتے ہیں) آپ نے فرمایا: میں تمہاری مثل نہیں ہوں۔ مجھے تو کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔

اس حدیث مبارک میں مسلسل روزے رکھنا اس طرح کہ افطار اور سحری کے وقت کچھ نہ کھائے۔ منع فرمایا۔ لیکن آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم خود اس طرح کرتے تھے۔ صحابہ کے عرض کرنے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس حال میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔ امام رازی نے اس حدیث کا مفہوم یہ لکھا ہے کہ آپ کو جمال رب کا دیدار کرایا جاتا ہے اور اس دیدار سے آپ اس قدر خوش ہوتے تھے کہ پھر آپ کو کھانے پینے کی ضرورت نہیں رہتی تھی۔ یعنی میرا کھانا پینا یہی ہے کہ میں اپنے رب کے جمال کو دیکھ لوں۔

پُرخلوص عبادت کی جائے

اس ماہ مقدس میں چونکہ نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب ستر فرضوں کے برابر کر دیا جاتا ہے لہٰذا نوافل اور فرائض کو پرخلوص اور احسن طریقے سے ادا کرے اس سلسلے میں تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ مبارکہ پیش نظر رکھے۔

7- عَنِ الْمُغِيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَوَرَّمَتْ

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں اس قدر قیام کیا کہ آپ

marfat.com

وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ، لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرْعَةِ اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِىْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ ۔

(ریاض الصالحین، باب الصبر)

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پہلوان وہ نہیں ہے جو کسی کو گرا دے بلکہ حقیقت میں پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ پر قابو پالے۔

☆☆☆☆☆

☆☆☆

marfat.com

بحضور سرورِ کونین ﷺ

وَاَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَقَطُّ عَيْنِي

اے اللہ کے محبوب ﷺ! میری آنکھ نے آج تک تجھ سے زیادہ حسین نہ دیکھا ہے' (نہ دیکھے گی)

وَاَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ

اور کسی عورت نے تجھ سے زیادہ جمیل بچہ پیدا نہیں کیا

خُلِقْتَ مُبَرَّاً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ

تجھے ہر عیب سے پاک اور مبرا پیدا کیا گیا ہے

كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

گویا آپ ﷺ کو خود آپ ﷺ کی منشاء کے مطابق پیدا کیا گیا ہے

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا بَرًّا رَءُوْفًا

اے رسولِ خدا کے دشمن! تو نے برائی کی ہے' کس کی؟ محمد ﷺ کی جو سرتاپا کرم اور نوازش ہیں

رَسُوْلَ اللّٰهِ شِيْمَتُهُ الْوَفَاءُ

جس نے ہر ایک پر مہربانی کی ہے' جو اللہ کا رسول ہے' اور جس کی عادت پاک ہی وفا کرنے کی ہے۔

رَجَوْتُكَ يَابْنَ اٰمِنَةَ لِاَنِّيْ

اے آمنہ کے لال ﷺ! میں نے تیری ہی تمنا کی ہے

مُحِبٌّ وَالْمُحِبُّ لَهُ الرَّجَا

میں محبت کرنے والا ہوں اور ہر محبت کرنے والے کی ایک تمنا ہوتی ہے۔

شاعرِ دربارِ رسالت حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

marfat.com

ایسا تجھے خالق نے طرح دار بنایا

ایسا تجھے خالق نے طرح دار بنایا
یوسف کو ترا طالبِ دیدار بنایا

طلعت سے زمانہ کو پُر انوار بنایا
نکہت سے گلی کوچوں کو گلزار بنایا

دیواروں کو آئینہ بناتے ہیں وہ جلوے
آئینوں کو جن جلوؤں نے دیوار بنایا

وہ جنس کیا جس نے، جسے کوئی نہ پوچھے
اُس نے ہی مرا تجھ کو خریدار بنایا

اے نظمِ رسالت کے چمکتے ہوئے مقطع
تو نے ہی اُسے مطلعِ انوار بنایا

کونین بنائے گئے سرکار کی خاطر
کونین کی خاطر تمہیں سرکار بنایا

کنجی تمہیں دی اپنے خزانوں کی خدا نے
محبوب کیا، مالک و مختار بنایا

اللہ کی رحمت ہے کہ ایسے کی یہ قسمت
عاصی کا تمہیں حامی و غمخوار بنایا

آئینہ ذاتِ احدی آپ ہی ٹھہرے
وہ حسن دیا ایسا طرحدار بنایا

انکے لب رنگیں کی نچھاور تھی جس نے
پتھر میں حسن لعلِ پُر انوار بنایا

marfat.com

سیر گلشن کون دیکھے دشت طیبہ چھوڑ کر

سیر گلشن کون دیکھے دشت طیبہ چھوڑ کر
سُوئے جنت کون جائے در تمہارا چھوڑ کر

سرگزشتِ غم کہوں کس سے ترے ہوتے ہوئے
کس کے در پر جاؤں تیرا آستانہ چھوڑ کر

بے لقائے یار اُن کو چین آ جاتا اگر
بار بار آتے نہ یوں جبریل سدرہ چھوڑ کر

کون کہتا ہے دلِ بے مدعا ہے خوب چیز
میں تو کوڑی کو نہ لوں ان کی تمنا چھوڑ کر

مر ہی جاؤں میں اگر اُس در سے جاؤں دو قدم
کیا بچے بیمارِ غم قربِ مسیحا چھوڑ کر

کس تمنا پر جئیں یا ربّ اسیرانِ قفس
آ چکی بادِ صبا باغِ مدینہ چھوڑ کر

بخشوانا مجھ سے عاصی کا رَوَا ہو گا کسے
کس کے دامن میں چھپوں دامن تمہارا چھوڑ کر

خلد کیسا نفسِ سرکش! جاؤں گا طیبہ کو میں
بد چلن ہٹ کر کھڑا ہو مجھ سے رستہ چھوڑ کر

ایسے جلوے پر کروں میں لاکھ حوروں کو نثار
کیا غرض کیوں جاؤں جنت کو مدینہ چھوڑ کر

حشر میں ایک ایک کا منہ تکتے پھرتے ہیں عدو
آفتوں میں پھنس گئے ان کا سہارا چھوڑ کر

مر کے جیتے ہیں جو ان کے در پہ جاتے ہیں حسن
جی کے مرتے ہیں جو آتے ہیں مدینہ چھوڑ کر

marfat.com

سلام رضا

مصطفیٰ ﷺ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

شبِ اسریٰ کے دلوہا پہ دائم درود
نوشہ بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

جس کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی
اُن بھنوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

جس سے تاریک دل جگمگانے لگے
اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام

کھائی قرآن نے خاک گزر کی قسم
اس کف پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

جس کے آگے کھچی گردنیں جھک گئیں
اس خداداد شوکت پہ لاکھوں سلام

marfat.com

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبین سعادت پہ لاکھوں سلام
جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آ گیا
اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام
دور نزدیک کے سننے والے وہ کان
کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام
جس کی باتوں کی لذت پہ لاکھوں درود
اس کے خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام
بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب
تاابد اہل سنت پہ لاکھوں سلام
ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام
کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور
بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام
ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا
موج بحر سخاوت پہ لاکھوں سلام
پتلی پتلی گل قدس کی پتیاں
ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام
مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفیٰ ﷺ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

marfat.com

سلام

مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اُس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

شبِ اسریٰ کے دُولہا پہ دائم درُود
نوشۂ بزمِ جنّت پہ لاکھوں سلام

وہ زباں جس کو سب کُن کی کُنجی کہیں
اُس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

جن کے سجدے کو محراب کعبہ جھکی
اُن بھنوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

جس سے تاریک دل جگمگانے لگے
اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام

کھائی قرآں نے خاکِ گُزر کی قسم
اُس کفِ پاک حُرمت پہ لاکھوں سلام

مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

marfat.com

ہمارا مشن

- دین مصطفےٰ ﷺ کو تاجدار کائنات ﷺ کے دیئے ہوئے پر حکمت طریقے سے بلا امتیاز مخلوق خدا کو پہنچایا جائے۔
- فرقہ وارانہ تعصّبات سے بچتے ہوئے قرآن وسنت کی روشنی میں مثبت اور تعمیری لٹریچر شائع کیا جائے۔
- نبی رحمت ﷺ کے اسوہ حسنہ کے مطابق مریض سے نہیں بلکہ مرض سے نفرت کی جائے۔
- مسلمانوں کے مختلف طبقات میں جہالت یا غیروں کی وجہ سے پائے جانے والے تعصب
- اور سختی کو ختم نہیں تو ممکن حد تک کم کرنے کی کوشش کی جائے۔
- قرآن اور صاحب قرآن ﷺ سے امت کے تعلق کو مضبوط اور مستحکم رکھنے کی کوشش کی جائے
- فکر آخرت کو شعوری سطع پہ اجاگر کرنے کی سنجیدہ کوشش کی جائے۔
- نوجوان نسل کو بے راہ روی اور دین دشمن لوگوں کے پیدا کردہ خرافات سے بچانے کیلئے جدید ذرائع کو استعمال میں لایا جائے۔
- قرآن اور سنت جو سرچشمۂ ہدایت ہیں ان کی روشنی عام کرنے کیلئے زیادہ سے زیادہ دروس قرآن کا اہتمام کیا جائے۔
- دین مصطفےٰ ﷺ کی مثبت اور تعمیری انداز میں خدمت کرنے والوں کی حوصلہ افزائی اور ان کے کام میں ممکن حد تک معاونت کی جائے۔

احباب مصطفائی

مرکزی دفتر جامع مسجد نور مصطفوی اے بلاک کینال ویو لاہور

اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْ آخِرِ شَعْبَانَ وَاسْتَکْثِرُوْا فِیْہِ مِنْ اَرْبَعِ خِصَالٍ خَصْلَتَیْنِ تَرْضَوْنَ بِہِمَا رَبَّکُمْ وَخَصْلَتَیْنِ لَا غِنٰی بِکُمْ عَنْہُمَا، فَاَمَّا الْخَصْلَتَانِ اللَّتَانِ تَرْضَوْنَ بِہِمَا رَبَّکُمْ فَشَہَادَۃُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاسْتَغْفِرُوْنَہٗ وَاَمَّا الْخَصْلَتَانِ اللَّتَانِ لَا غِنٰی بِکُمْ عَنْہُمَا فَتَسْأَلُوْنَ اللّٰہَ الْجَنَّۃَ وَتَعُوْذُوْنَ بِہٖ مِنَ النَّارِ ۔

عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کے آخر میں خطبہ ارشاد فرمایا: (اس میں رمضان کے فضائل کو بیان فرمایا۔) کہ اس مہینہ میں چار باتوں کی کثرت کرو، دو باتیں وہ جن سے تمہارا رب راضی ہو اور دو کی تمہیں ہر وقت ضرورت ہے۔ جن دو سے تمہارا رب راضی ہو وہ کلمہ شہادت اور استغفار ہیں اور جن دو کی تمہیں ہروقت ضرورت ہے وہ یہ ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ سے جنت مانگو اور دوزخ سے اس کی پناہ مانگو۔

(الترغیب و الترھیب للمندری، 55/2)

اس حدیث مبارک میں آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو رمضان المبارک میں کیے جانے والے پسندیدہ ترین اعمال کی طرف متوجہ فرمایا۔ فرمایا، کلمہ شہادت جس میں اللہ تعالیٰ کی توحید اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار ہے اور استغفار یعنی اپنے گناہوں کی بخشش اور مغفرت کیلئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا کرنا ان سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے۔ باقی جنت کی طلب اور جہنم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنا یہ ہر انسان کی اپنی ضرورت ہے۔

marfat.com

16 - رمضان کا ایک روزہ زندگی بھر کے روزوں سے افضل ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَّلَا مَرَضٍ لَّمْ يَقْضِهٖ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ وَاِنْ صَامَهٗ.

(بخاری، 259/1)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شرعی عذر کے بغیر جس نے رمضان کا ایک بھی روزہ چھوڑا تو اس کی فضیلت پانے کیلئے پوری زندگی کے روزے بھی ناکافی ہیں۔

اس حدیث مبارک میں تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ روزوں کی صورت میں جو انعام فرماتا ہے اگر کوئی شخص قصداً بغیر کسی شرعی عذر کے ایک روزہ چھوڑ دے اور پھر چاہے کہ اس فضیلت کو حاصل کرے اور اس کیلئے پوری زندگی روزے رکھے تب بھی اس فضیلت کو نہیں پا سکتا۔

17 - بھول کر کھانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نَسِيَ فَاَكَلَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بھول کر

marfat.com

وَشَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا اَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ

(بخاری رقم الحدیث، 513)

کوئی شخص روزے میں کھا پی لے تو وہ اپنا روزہ پورا کرلے اسے اللہ تعالیٰ نے کھلایا اور پلایا ہے۔

اس حدیث مبارک میں اسلام کے ایک عمومی ضابطے کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ بھول پر کوئی گرفت نہیں ہے روزے کی حالت میں اگر کوئی شخص بھول جائے اور کھا پی لے تو نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کھلانے اور پلانے کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کی ہے کہ گویا یہ اللہ تعالیٰ نے اس کو کھلایا اور پلایا ہے۔

18- نماز تراویح کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِرَمَضَانَ مَنْ قَامَهُ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

(بخاری رقم الحدیث، 585)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم سے رمضان کی فضیلت کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ جو شخص ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے رمضان میں تراویح پڑھے گا اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

اس حدیث مقدس میں تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک میں پڑھی جانے والی نماز تراویح کی اہمیت کو بیان فرمایا کہ: جو بھی مومن آدمی ثواب کی نیت سے یعنی محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی اور آخرت کی بہتری کیلئے یہ بیس رکعات ادا کرے گا اللہ تعالیٰ اس عمل کے صدقہ اس کے

marfat.com

تمام سابقہ صغیرہ گناہ معاف فرمادے گا کیونکہ کبیرہ گناہ کیلئے توبہ شرط ہے۔

19-لیلۃ القدر کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

(بخاری رقم الحدیث: 589)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے گا تو اس کے سابقہ گناہ معاف کردیئے جائیں گے اور جو شخص لیلۃ القدر کو نماز میں قیام بشرطیکہ وہ مومن ہو اور ثواب کی نیت سے وہ نماز پڑھے تو اس کے سابقہ گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

اس حدیث مقدس میں رمضان المبارک میں نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو جو ایک خاص رات عطا فرمائی ہے جس کے بارے میں قرآن مجید کہتا ہے کہ لیلۃ القدر کی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے۔ آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات کی اہمیت کو واضح فرمایا کہ: اگر کسی مومن کو آخرت کی بہتری اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے حصول کیلئے کھڑا ہونا نصیب ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اس کے سابقہ صغیرہ گناہ معاف فرما دے گا اور اگر کبیرہ گناہوں کو یاد کر کے اس نے توبہ کی اور توبہ کے شرائط کو پورا کیا تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے قوی امید ہے کہ وہ اس شخص کے کبیرہ گناہ بھی

marfat.com

معاف فرمادے گا۔

20-لیلۃ القدر کی تلاش

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَّمَضَانَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شب قدر کو رمضان کی آخری دس طاق راتوں میں تلاش کرو۔

(بخاری رقم الحدیث، 592)

لیلۃ القدر اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔ ایک خاص حکمت کی وجہ سے اسے ظاہر نہیں کیا لیکن اتنی آسانی ضرور عطا فرمائی کہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں ہے اور مزید یہ کرم فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: طاق راتوں یعنی اکیس، تیس، پچیس، ستائیس، انتیس میں سے کوئی ایک رات ہو سکتی ہے، اسے تلاش کرو تا کہ اللہ تعالیٰ کی اس نعمت سے تمہیں نوازا جائے۔

21-قرآن اور روزہ کی شفاعت

عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّيَامُ وَالْقُرْاٰنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَقُوْلُ الصِّيَامُ اِلٰى رَبِّ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزہ اور قرآن دونوں بندہ کیلئے شفاعت کریں گے۔ روزہ کہے گا کہ اے

marfat.com

اِنِّیْ مَنَعْتُہُ الطَّعَامَ وَالشَّھْوَاتِ بِالنَّھَارِ فَشَفِّعْنِیْ فِیْہِ وَیَقُوْلُ الْقُرْآنُ مَنَعْتُہُ النَّوْمَ بِاللَّیْلِ فَشَفِّعْنِیْ فِیْہِ فَشُفِّعَانِ ۔

(مشکوٰۃ کتاب الصوم)

میرے پروردگار! میں نے اس کو دن کے وقت کھانے اور دوسری خواہشات سے روکے رکھا۔ لہٰذا میری طرف سے اس کے حق میں شفاعت قبول فرما۔ قرآن کہے گا کہ میں نے اسے رات کے وقت سونے سے روکے رکھا۔ لہٰذا میری طرف سے اس کے حق میں شفاعت قبول فرما چنانچہ ان دونوں کی شفاعت قبول کی جائے گی۔

اس حدیث مقدس میں نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن اور روزے کی اہمیت کو واضح کیا ہے کہ قیامت کے دن جب نفسا نفسی کی کیفیت ہوگی تو کوئی پرسانِ حال نہیں ہوگا یہ دونوں بڑھ کر اللہ کی بارگاہ میں بندہ مومن کیلئے شفاعت کریں گے۔ نیز فرمایا: ان دونوں کی شفاعت مسترد نہیں ہوگی بلکہ اللہ تعالیٰ قبولیت کا شرف عطا فرمائے گا۔

22- افطار کرانے والے کا ثواب

عَنْ زَیْدِ ابْنِ خَالِدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا اَوْجَھَّزَ غَازِیًا فَلَہٗ مِثْلُ اَجْرِہٖ ۔

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص روزہ دار کا روزہ افطار کرائے یا کسی غازی یعنی جہاد پر جانے والے کا

marfat.com

(مشکوٰۃ کتاب الصوم) سامان تیار کرے تو اس کو بھی اس کے ثواب جتنا ثواب ملے گا۔

اس حدیث مبارک میں آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نیکی پر معاونت اور مدد کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے کہ کرنے والے کو جتنا اجر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے ملے گا اس سے معاونت کرنے والا بھی محروم نہیں ہوگا بلکہ اس کو بھی اتنے ہی اجر سے نوازا جائے گا۔

23- افطار کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

عَنْ مُعَاذِ بْنِ زُهْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَفْطَرَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ ۔

(مشکوٰۃ کتاب الصوم)

حضرت معاذ بن زہرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ افطار فرماتے تو اس طرح دعا کرتے اے اللہ! میں نے تیرے ہی لئے روزہ رکھا اور اب تیرے ہی رزق سے افطار کیا۔

اس حدیث مبارک اور حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا میں امت کیلئے تعلیم ہے کہ اپنے ہر نیک عمل کو اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کیلئے کیا جائے اور اس کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کیا جائے۔ روزہ رکھنا بھی اس کی توفیق اور مہربانی سے نصیب ہوتا ہے اس پر بھی انسان اللہ کا شکر ادا کرے۔

marfat.com

24- اخلاص کی اہمیت

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَمْ مِنْ صَائِمٍ لَیْسَ لَہٗ مِنْ صِیَامِہٖ اِلَّا الظَّمَآءُ وَکَمْ مِنْ قَائِمٍ لَیْسَ لَہٗ مِنْ قِیَامِہٖ اِلَّا السَّھْرُ .

(مشکوٰۃ کتاب الصوم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہت سے روزہ دار ایسے ہوتے ہیں جنہیں ان کے روزے سے سوائے پیاسا رہنے کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا اور رات کو قیام کرنے والے بہت سے ایسے ہیں جنہیں ان کی عبادت سے سوائے بے خوابی کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

اس حدیث مقدس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرف متوجہ فرمایا کہ: عمل کتنا عظیم کیوں نہ ہو اگر اس میں اخلاص اور اللہ تعالیٰ ہی کیلئے کرنے کا جذبہ کارفرما نہ ہوتو وہ عمل بے کار ہے اور اس کا کرنے والا بے فائدہ مشقت کا شکار ہوتا ہے۔

25- سفر میں روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونوں جائز ہیں

عَنْ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ اِنَّ حَمْزَۃَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِیّ قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَصُوْمُ فِی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ: حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ نے آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میں سفر کی

marfat.com

السَّفَرِ وَكَانَ كَثِيْرَ الصِّيَامِ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ .

(مشکوٰۃ کتاب الصوم)

حالت میں روزہ رکھوں؟ اور حمزہ بہت زیادہ روزے رکھا کرتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تمہاری مرضی پر منحصر ہے چاہے رکھو اور چاہے نہ رکھو۔

اس حدیث مبارک میں اس بات کی وضاحت ہے کہ حالت سفر میں روزہ رکھنا اور چھوڑ دینا اور بعد میں رکھنا دونوں جائز ہیں۔ لیکن اتنی بات طے شدہ ہے کہ اگر سفر میں مشقت نہ ہو تو پھر روزہ رکھنا بہتر ہے اور اگر سفر مشقت اور پریشانی والا ہو تو پھر روزہ نہ رکھنا بہتر ہے۔

26- مشقت والے سفر میں روزہ رکھنا تقویٰ نہیں ہے

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ اِلٰى مَكَّةَ فِيْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيْمِ فَصَامَ النَّاسُ ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِّنْ مَّاءٍ فَرَفَعَهٗ حَتّٰى نَظَرَ النَّاسُ اِلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ فَقِيْلَ لَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ اِنَّ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال رمضان کے مہینہ میں مکہ کی طرف نکلے تو آپ نے روزہ رکھا حتیٰ کہ آپ کراع الغمیم کے مقام پر پہنچے، دوسرے لوگ بھی روزہ سے تھے۔ چنانچہ آپ نے پانی کا پیالہ منگوایا اور اسے اپنے ہاتھ میں لے کر خوب

marfat.com

بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ فَقَالَ اُولٰئِكَ الْعُصَاةُ اُولٰئِكَ الْعَصَاةُ ۔

(مشکوۃ کتاب الصوم)

بلند کیا حتیٰ کہ تمام لوگوں نے اسے دیکھا پھر آپ نے وہ پانی پی کر روزہ افطار کرلیا۔ اس کے بعد آپ کو بتایا گیا کہ بعض لوگوں نے روزہ افطار نہیں کیا بلکہ ابھی تک، روزہ سے ہیں۔ آپنے فرمایا: وہ لوگ پکے گنہگار ہیں وہ لوگ پکے گنہگار ہیں۔

اس حدیث مبارک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو یہ تعلیم دی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی رخصت سے فائدہ اٹھانا چاہیے اور بلاوجہ اپنے آپ کو مشقت میں نہیں ڈالنا چاہیے۔

مشقت والے سفر میں جب اللہ تعالیٰ نے روزہ چھوڑ کر آئندہ رکھنے کی اجازت دے دی ہے تو اس رخصت سے فائدہ اٹھانے والا ہی متقی ہوگا۔

27-شوال کے چھ روزوں کی اہمیت

عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، اَنَّہٗ حَدَّثَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَہٗ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ کَانَ کَصِیَامِ الدَّھْرِ ۔

(مشکوۃ کتاب الصوم)

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: انہوں نے عمر بن ثابت رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور پھر اس کے بعد شوال میں چھ روزے رکھے تو وہ ہمیشہ روزہ رکھنے

marfat.com

(مشکوۃ کتاب الصوم) زیادہ قریب اور ان کی طرف سے (بطور شکر روزہ رکھنے کے) زیادہ حقدار ہیں لہٰذا آپ نے یوم عاشور کو خود بھی روزہ رکھا اور دوسروں کو روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

اس حدیث مقدس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ جس دن اللہ تعالیٰ کسی قوم پر انعام فرمائے اس دن کو یاد رکھا جائے اور اللہ تعالیٰ کے انعام پر اس کا شکر ادا کیا جائے۔ اس کائنات کی عظیم نعمتوں میں سے بلکہ تمام نعمتوں سے بڑھ کر نعمت خود سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہے۔ لہٰذا اس دن کو یاد رکھنا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا یہ سنت نبوی ہے۔

بعض ناواقف اور دین سے بے بہرہ لوگ محض اپنے تعصب اور بد باطنی کی وجہ سے عوام الناس میں یہ غلط فہمی پیدا کرتے ہیں کہ آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ولادت کا دن منانا اور خوش ہونا بدعت ہے حالانکہ خود ان کا یہ جملہ کہنا بدعت ہے کیونکہ بدعت سنت کے خلاف عمل کو کہتے ہیں اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اوپر والی حدیث سے واضح ہو چکی ہے۔

30-لیلۃ القدر کی دعا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَأَيْتَ اِنْ عَلِمْتُ اَىَّ لَيْلَةٍ لَيْلَةَ الْقَدْرِ مَا اَقُوْلُ فِيْهَا قَالَ قُوْلِىْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ! آپ کیا فرماتے ہیں کہ اگر میں جان لوں کہ کون سی رات لیلۃ القدر ہے تو

marfat.com

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ ۔

(مشکوٰۃ کتاب الصوم)

میں کیا کہوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یوں کہو۔ اے اللہ! تو معاف کرنے والا ہے اور معاف کرنے کو پسند کرتا ہے لہٰذا تو مجھے معاف فرما دے۔

اس حدیث مبارک میں ام المومنین رضی اللہ عنہا کا سوال کرنا کہ کون سی دعا کروں۔ اس رات کی اہمیت پر دلالت ہے کہ اس عظیم نعمت سے اس کے شایان شان فائدہ کیسے اٹھایا جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار سے معافی کی درخواست کی تلقین کی کیونکہ جس کو یہ نعمت مل جائے وہ دنیا و آخرت میں کامیاب ہے۔

31- اعتکاف کی اہمیت

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کَانَ یَعْتَکِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰی تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ اعْتَکَفَ اَزْوَاجُهٗ مِنْ بَعْدِهٖ ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرماتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا سے اٹھا لیا۔ پھر آپ کے بعد آپ کی ازوج مطہرات نے اعتکاف کیا۔

رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں دس روز کیلئے ت[illegible] اختیار کر کے مسجد میں بیٹھنا اعتکاف کہلاتا ہے آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے بعد مدینۃ المنورہ میں دس سال گزارے ہیں۔ آپ ہر رمضان المبارک کو آخری

marfat.com

عشرہ میں اعتکاف فرماتے۔ اس سے اعتکاف کی اہمیت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذوق عبادت و بندگی کا پتہ چلتا ہے۔ باوجود اس کے کہ آپ گناہوں سے معصوم ہیں پھر بھی سب سے زیادہ شوق اور ذوق سے عبادت کرتے۔

32- اللہ تعالیٰ کا انعام

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ اَعْدَدْتُّ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ مَا لَا عَیْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ فَاقْرَءُ وْا اِنْ شِئْتُمْ (فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ)

(السجدہ17)

(بخاری رقم الحدیث: **3244**)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے اپنے نیک بندوں کیلئے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جس کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے اور نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی بشر کے دل میں ان کا کھٹکا گزرا ہے اور اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو۔ ''سو کوئی نفس نہیں جانتا کہ ہم نے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کیلئے کیا چیزیں چھپا رکھی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے معاملات بندوں سے اوجھل ہیں۔ بندہ کو نہیں پتہ کہ اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کے کرنے کا حکم دیا ہے ان کے کرنے پر کیا انعام اپنے نیک بندوں کیلئے تیار کیا ہے۔ اس لئے جو صالح بندے اپنے خالق کا حکم اس طرح مانتے ہیں جس طرح اس نے کرنے کا حکم دیا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی سوچ سے بھی زیادہ دنیا و آخرت کی نعمتوں سے نوازتا ہے۔

marfat.com

33- صدقہ وخیرات کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِّنْ كَسْبٍ طَیِّبٍ وَّلَا یَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّیِّبَ وَاِنَّ اللّٰهَ یَتَقَبَّلُهَا بِیَمِیْنِهٖ ثُمَّ یُرَبِّیْهَا لِصَاحِبِهٖ كَمَا یُرَبِّیْ اَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ حَتّٰی تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ

(البخاری، 189/1)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ایک چھوہارے کے برابر پاک مال سے صدقہ کرے اور اللہ تعالیٰ پاک مال ہی کو قبول کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے دائیں دست قدرت سے قبول فرماتا ہے پھر صدقہ کرنے والے کیلئے اس کو بچھیرے کی پرورش کی طرح پالتا ہے یہاں تک کہ وہ بڑھ کر پہاڑ کے برابر ہو جائے۔

رمضان المبارک میں چونکہ نفل کا ثواب فرض کے برابر ہو جاتا ہے اور فرض کو ستر فرض کے برابر بڑھا دیا جاتا ہے لہٰذا بندہ مومن کو اپنے پاک مال میں سے کثرت سے اللہ کی راہ میں خرچ کرنا چاہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی مہربانیاں اسے نصیب ہوں۔ بقول شاعر

کرو مہربانی تم اہل زمین پر
خدا مہربان ہوگا عرش بریں پر

marfat.com

34-صدقہ کا دنیاوی فائدہ

عَنْ عُمَرِ بْنِ عَوْفٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ صَدَقَۃَ الْمُسْلِمِ تَزِیْدُ فِی الْعُمْرِ تَمْنَعُ مَیْتَۃَ السُّوْءِ .

حضرت عمر بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک مسلمان کا صدقہ عمر کو بڑھا دیتا ہے اور بری موت سے بچاتا ہے۔

(مجمع الزوائد 110/3)

اس فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے واضح ہوا کہ جو شخص اپنی عمر میں طول کا خواہش مند ہو کہ وہ زیادہ دیر زندہ رہے اور بری موت سے محفوظ رہے اسے کثرت سے اپنے پاکیزہ اور حلال مال سے مخلوق خدا پر خرچ کرنا چاہئے تاکہ آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمائے ہوئے ان سچے کلمات کی برکات سے وہ مالا مال ہو۔

35-صدقہ کی کثرت سے روزی بڑھتی ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ صِلُوا الَّذِیْ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ رَبِّکُمْ بِکَثْرَۃِ ذِکْرِکُمْ لَہٗ وَکَثْرَۃِ الصَّدَقَۃِ فِی السِّرِّ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنی نسبت کو مضبوط کرو۔ کثرت سے اس کا ذکر کرو اور کثرت سے خفیہ اور ظاہراً صدقہ

marfat.com

وَالْعَلَانِيَةِ تُوْجَرُوْا وَتُحْمَدُوْا وَتُرْزَقُوْا ۔

(السنن الکبری بیهقی، 171/3)

کرو۔ایسا کرو گے تو تمہیں اجر دیا جائے گا قابل ستائش رہو گے یعنی مخلوق تمہاری تعریف کرے گی اور تم روزی دیئے جاؤ گے یعنی رب تمہیں قاسم بنا دے گا کہ تمہارے ہاتھ سے مخلوق پر تقسیم کرے گا۔

عام طور پر ناسمجھ لوگ صدقہ وخیرات سے ڈرتے ہیں کہ شاید اس سے مال کم ہوتا ہے۔ حقیقت اس کے خلاف ہے صدقہ سے نہ صرف مال بڑھتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ مخلوق میں عزت اور وجاہت بھی عطا فرماتا ہے۔ حاتم طائی کا نام آج تک زندہ وتابندہ ہے۔ سخاوت اسے مٹنے نہیں دیتی بلکہ جب بھی سخاوت کی بات ہوگی حاتم طائی کا بھی ذکر ہوگا۔

36- والدین کی طرف سے صدقہ دینے سے انکو ثواب ملتا ہے

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ! مَا عَلٰى اَحَدِكُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّتَصَدَّقَ لِلّٰهِ صَدَقَةً تَطَوُّعًا اَنْ يَّجْعَلَهَا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کسی نفلی صدقہ کا ارادہ کرے تو اس کا کیا حرج ہے کہ وہ صدقہ اپنے ماں باپ کی نیت سے

marfat.com

عَنْ وَّالِدَیْہِ اِذَا کَانَ مُسْلِمَیْنِ فَیَکُوْنُ لِوَالِدَیْہِ اَجْرُھَا وَلَہٗ مِثْلُ اُجُوْرِھِمَا بَعْدَ اَنْ لَّا یَنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِھِمَا شَیْئًا۔

(کنزالعمال، 380/6)

دے۔ انہیں اس کا ثواب پہنچے گا اور صدقہ کرنے والے کو ان دونوں کے اجروں کے برابر ثواب ملے گا اور والدین کے ثواب میں بھی کچھ کمی نہ ہوگی۔

اس فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے واضح ہوا کہ جو خوش نصیب اپنے والدین کیلئے ان کے فوت ہونے کے بعد صدقہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے قبولیت کا درجہ عطا کرتا ہے اور اس کے والدین کو وہ ثواب پہنچ جاتا ہے اور یہ صدقہ کرنے والا محروم نہیں بلکہ والدین کے مجموعی ثواب کے برابر اس کو بھی اللہ تعالیٰ ثواب اور اجر عطا فرما دیتا ہے۔

37-صوم داؤدی اللہ تعالیٰ کو پسند ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَبَّ الصِّیَامِ اِلَی اللّٰہِ صِیَامُ دَاوٗدَ فَاِنَّہٗ کَانَ یَصُوْمُ یَوْمًا وَّیُفْطِرُ یَوْمًا وَّاَحَبَّ الصَّلٰوۃِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی صَلٰوۃُ دَاوٗدَ کَانَ یَنَامُ نِصْفَ اللَّیْلِ وَیُصَلِّیْ ثُلُثَہٗ وَیَنَامُ سُدُسَہٗ

(بخاری، 152/1)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک تمام روزوں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پیارے حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں۔ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور دوسرے دن افطار کرتے اور سب نمازوں میں اللہ کے نزدیک سب سے پیاری حضرت داؤد

marfat.com

علیہ السلام کی نماز ہے۔ وہ آدھی رات تک آرام فرماتے، تہائی رات نماز میں گزارتے اور پھر چھٹا حصہ آرام میں بسر کرتے۔

اس حدیث مبارک میں آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے سابقہ انبیاء علیہم اسلام میں سے حضرت داؤد علیہ السلام کے روزوں اور نمازوں کی طرف متوجہ فرمایا اور فرمایا کہ: یہ روزے اور اس طرح نماز پڑھنا اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے چونکہ ان روزوں اور نمازوں میں اعتدال اور میانہ روی ہے اس لئے یہ اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں۔ اسلام ہر عبادت میں اعتدال اور میانہ روی کو پسند کرتا ہے۔

38- نماز تہجد کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ یَنْزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَیْلَةٍ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا حِیْنَ یَبْقٰی ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ فَیَقُوْلُ مَنْ یَدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبَ لَهٗ؟ مَنْ یَسْأَلُنِیْ فَاُعْطِیَهٗ؟ مَنْ یَسْتَغْفِرُنِیْ فَاَغْفِرَلَهٗ؟ .

(ترغیب و ترہیب، 38)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارا پروردگار عزوجل اپنی شان کے ساتھ ہر رات پہلے آسمان کی طرف نزول فرماتا ہے جبکہ رات کا آخری پہر ہو۔ پھر وہ فرماتا ہے: کون ہے جو مجھ سے دعا کرے تو میں اس کی دعا قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے سوال کرے تو میں اسے عطا کروں؟ کون ہے جو مجھ سے مغفرت

marfat.com